E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - M.A.

Paper : ------------------------

Module Name/Title : **Legacy of Kakatiyas**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM/ Dr. Danish Moin & Dr. Mahboob Basha
PRESENTATION	Dr. Danish Moin & Dr. Mahboob Basha
PRODUCER	Mir Hashmath Ali

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

بلاک IV کاکتیہ، ہویا سالہ، وجیانگر اور بہمنی سلطنتیں

اس نصاب کے آخری بلاک میں تین اکائیاں شامل کی گئی ہیں۔ اٹھائیسویں اکائی میں کاکتیہ اور ہویا سالہ سلطنت سے بحث کی گئی ہے۔

انتیسویں اکائی میں وجیانگر سلطنت کا احاطہ کیا گیا ہے۔

آخری اکائی میں بہمنی سلطنت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اکائی 28 کاکتیہ اور ہویا سالہ

ساخت

28.0 مقاصد

28.1 تمہید

28.2 کاکتیہ

28.2.1 ماخذ

28.2.2 ردرا دیوا

28.2.3 گنپتی دیوا

28.2.4 ردرما دیوی

28.2.5 پرتاپ ردرا

28.2.6 نظم و نسق

28.2.7 سماجی و معاشی حالات

28.2.8 مذہب

28.2.9 آرٹ

28.2.10 ادب

28.3 ہویا سالہ

28.3.1 ماخذ اور ابتدائی تاریخ

28.3.2 وشنووردھن

28.3.3 نرسمہا۔ اول، دوم، اور سوم

28.3.4 بلالہ سوم

28.3.5 سماجی حالات

28.3.6 معیشت

28.3.7 مذہب

28:3,8 آرٹ

28.3.9 ادب

28.4 خلاصہ

28.5 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

28.6 نمونہ امتحانی سوالات

28.7 سفارش کردہ کتابیں

28.0 مقاصد

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

1 کاکتیہ حکمرانوں کے ماخذ اور تاریخ سے واقف ہوسکیں گے ۔

2 کاکتیہ دور کے نظم و نسق اور سماجی و معاشی حالات سے واقف ہوسکیں گے ۔

3 ہویا سالہ کے ماخذ اور تاریخ سے واقف ہوسکیں گے ۔

4 ہویا سالہ دور کے نظم و نسق اور اس دور کے سماجی و معاشی حالات سے واقف ہوسکیں گے ۔

28.1 تمہید

کاکتیہ اور ہویا سالہ حکومت کا خاکہ کھینچنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ سلطنتیں دیوی گری کے یادوا کے ساتھ بعد کے کلیانی کے چالوکیوں 1189۔973 کی باجگزار تھیں ۔ پچھلی اکائی میں چالوکیوں اور چولاؤں کے تعلقات کے تعلق سے بیان کیا جاچکا ہے ۔ چالوکیہ سلطنت کو جئے سمادوم اور سومیشورا اول نے سنوارا ۔ یہ سلطنت وکرمادتیا ششم (1126۔1076) کے عہد میں بام عروج پر پہونچی ۔ اپنی تخت نشینی کے واقعہ کو یادگار بنانے کے لئے اس نے ایک نئے دور چالوکیہ وکرما دور کا آغاز کیا ۔ اس کی وفات کے بعد اس کے سابقہ باجگزاروں نے اپنا آقاؤں کی قیمت پر اپنے علاقوں کی توسیع شروع کردی ۔ اور انہوں نے مختلف اوقات اور تواریخ میں اپنی وفاداری کو ختم کردیا ۔ چالوکیہ سلطنت کے شمالی حصہ پر یاداؤں نے قبضہ کرلیا ۔ اسی طرح ہویا سالہ نے جنوبی علاقہ اور کاکتیاؤں نے مشرقی حصہ پر قبضہ کرلیا ۔ 1157 اور 1183 کے درمیان چالوکیہ حکومت میں وقفہ پیدا ہوگیا اور اس دور میں کالا چوریوں (Kalachuris) کی حکومت رہی ۔ اگرچہ کہ سومیشورا چہارم نے چالوکیہ حکومت کو 1183 میں بحال کیا لیکن یہ زیادہ عرصے تک باقی نہیں رہ سکی ۔

کالا چوری بجالہ کے دور حکومت میں ویراشومت فرقہ کا بانی بساوا (Basava) موجود تھا ۔ اس فرقہ نے کنڑا اور آندھرا کے علاقوں پر گہرے اثرات مرتب کئے ۔

28.2 کاکتیہ

28.2.1 ماخذ

آندھرا کی تاریخ میں کاکتیاؤں کی حکومت کئی لحاظ سے بہت اہم ہے ساتاواہنوں کے بعد کاکتیہ حکمرانوں نے سارے موجودہ

آندھراپردیش پر حکومت کی۔ ساتاواہنوں اور کاکتیاؤں کے درمیان ملک کے بعض حصوں میں متعدد خاندانوں کی حکومت تھی۔ اس کے علاوہ انہوں نے آندھرا کی معاشی ترقی کے لئے بھی بہت کچھ کیا۔

کاکتیاؤں کا ماخذ واضح نہیں ہے۔ بعض مورخوں کا خیال ہے کہ ان کا نام ان کی خاندانی دیوی کاکتیی سے ماخذ ہے۔ ایک طویل عرصہ تک یہ یقین کیا جاتا رہا کہ کاکتیہ خاندان کا بانی بیٹا اول ہے۔ اس نے 1000 عیسوی کے قریب اسکی بنیاد رکھی۔ لیکن گنپتی دیوا کے زمانے کے بیارم کتبے سے پتہ چلتا ہے کہ بیٹا اول کے آباو اجداد راشٹرکوٹوں 753 تا 973 عیسوی کی فوج میں سپہ سالار تھے اور انھوں نے راشٹرکوٹوں اور وینگی کے مشرقی چالوکیوں کی لڑائی میں اہم کردار ادا کیا۔ راشٹرکوٹوں کے زوال کے بعد کلیان کے مغربی چالوکیوں کو دکن میں عروج حاصل ہوا۔ کاکتیاؤں نے چولاؤں کے خلاف جنگوں میں مغربی چالوکیوں کی مدد کی۔ بیٹا اول کے لڑکے پرولااول نے کونکان کی فتح میں وکرما دتیا ششم 1076۔ 1126 عیسوی کی مدد کی۔ اس نے اپنے پڑوسیوں کے خلاف بھی کامیابی کے ساتھ جنگ کی۔ اپنی خدمات کے صلہ میں اس نے اپنے مالک سے انوماکنڈہ کا وشیا (Vishya) حاصل کیا۔ پرولا اول کے بعد بیٹا دوم اور پھر پرولادوم آگے آئے۔ پرولادوم نے اپنے پڑوسی سرداروں کو شکست دے کر آندھراپردیش کے تلنگانہ کے حصہ میں اپنے اقتدار کو قائم کیا۔ اس نے باجگزاروں کو آقا کے خلاف بغاوت کرنے پر ابھارا۔ پرولا کے لڑکے ردرا دیو نے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔

28.2.2 ردرا دیوا

ردرا دیوا 1150۔ 1195 عیسوی نے اپنی سلطنت کے قریب کئی آزاد سرداروں کو شکست دی اور اپنے اقتدار کو تلنگانہ میں مستحکم کیا تخت نشینی کے دس برس کے اندر اس نے ساحلی آندھرا پر حملہ کیا اور غالباً اس کے ایک حصہ کو ایک دہے کے لئے حاصل کرلیا۔ اس نے ایک فوج نالاگاما کی مدد کے لئے پال ناڈ روانہ کی۔ یہ بہت مشہور جنگ تھی۔ لیکن جنگ کا نتیجہ واضح نہیں ہے۔ ساحلی آندھرا میں ویلاناڈو سردار بہت طاقتور تھے۔ اس لئے ردرا دیوا اس علاقہ پر قبضہ نہیں کرسکا۔ اقتدار کے آخری ایام میں یاڈاوا یا سروناس حکمرانوں نے ردرا دیوا کی مخالفت کی۔ یاداواؤں سے ہونے والی جنگ میں ردرا دیوا مارا گیا۔ ردرا دیوا کے بعد اس کا بھائی مہا دیوا 1196۔ 1199 عیسوی جانشین ہوا۔ اس کا دور حکومت مختصر تھا۔ اس نے بھی یاداوا حکمرانوں کی مخالفت کی۔ مگر وہ بھی جنگ میں مارا گیا۔ یادوا حکمراں نے اس کے لڑکے گنپتی دیوا کو قید کردیا لیکن کچھ عرصہ بعد اسے رہا کردیا۔

28.2.3 گنپتی دیوا

گنپتی دیوا 1199۔ 1261 عیسوی کا دور حکومت کاکتیہ تاریخ کا ایک شاندار دور تھا۔ اگرچہ اس کا آغاز اور انجام ناسازگار حالات میں ہوا اپنی تخت نشینی کے چند برسوں کے اندر اس نے اپنے اقتدار کو دوبارہ قائم کردیا اور بجواڑہ کو فتح کیا۔ بعد میں دریائے کرشنا کے دہانے کے قریب دی وی (Divi) کے جزیرہ کو فتح کیا۔ اس نے دی وی کے سردار سے شادی کا معاہدہ کیا۔ اس کے بعد ویلاناڈو کے سرداروں کا اقتدار روبہ زوال ہوگیا۔ اور 1212 عیسوی کے قریب گنپتی نے کلنگا کے خلاف ایک فوج روانہ کرسکا اور جب نیلور کے تخت کے حصول کے لے رسہ کشی چل رہی تھی تو اس وقت گنپتی دیوا نے نیلور کے علاقہ میں داخل ہوکر چھوڈاتکا کو تخت نشین کیا۔ بعد میں 1248 عیسوی میں چھوڈاتکا کی وفات کے بعد پھر تخت نشینی کی جدوجہد شروع ہوئی تو گنپتی دیوا نے مرحوم راجہ کے لڑکے سنوماسدی دوم کی تائید کی۔ نیلور کے چولاؤں کے قبضہ میں مغربی آندھرا کا علاقہ آگیا وہ کاکتیاؤں کے سیاسی حلیف تھے۔ ان تمام فتوحات کے باوجود گنپتی دیوا اپنی زندگی کے آخری

ایام میں پانڈیوں کو شکست دینے میں ناکام رہا پانڈیوں نے کاکتیہ فوجوں کو متوکور (Muttukur) کی جنگ میں شکست دی۔

28.2.4 ردراما دیوی

گنپتی دیوا نے اپنی لڑکی ردراما دیوی 1261 تا 1289 عیسوی میں اپنے جانشین کی حیثیت سے نامزد کیا۔ اس نے اپنی بیٹی کو انتظامی او فوجی امور میں تربیت دی۔ ردرما نے کچھ عرصے کے لئے نیلور کا علاقہ پانڈیوں سے چھین لیا۔ لیکن اکثر اس علاقہ میں اقتدار تبدیل ہوتا رہا اس نے جنگ میں یاداؤں کو شکست دی اور ان پر فتح حاصل کی۔ تاہم مغربی آندھرا کے کائستھ امبادیو نے بغاوت کی۔ 1289 عیسوی میں جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں ردراما دیوی اپنے فوجی جنرلوں سری پتی اور گنپتی ملک ارجن کے ساتھ ہلاک ہوگئی۔

28.2.5 پرتاپ ردرا

پرتاب ردرا نے تخت نشین ہونے کے بعد فورا امبادیوا کے خلاف فوجی پیش قدمی کی۔ امبا دیوا کو شکست دی گئی اور اس کا اقتدا محدود کردیا گیا۔ اس کے بعد اس نے یاداوا علاقہ پر کامیاب حملہ کیا۔ لیکن یہ کامیابی زیادہ عرصہ تک باقی نہیں رہ سکیں۔ دلی کے سلاطین جیسے علاء الدین خلجی اور محمد بن تغلق کے دکن پر حملوں کی وجہ سے کاکتیہ سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔ پہلی دفعہ علا الدین خلجی 1294.1295ء عیسوی میں دکن پر ۱۳۰۲ یا ۱۳۰۳ ء میں دیوگیری پر حملہ کیا اور پھر 1309، 1310 عیسوی میں ورنگل پر حملہ کیا گیا۔ ملک کا فور نے آخری حملے کی قیادت کی۔ خلجیوں نے 1318 عیسوی میں دیوگری کے علاقہ کو دلی سلطنت میں شامل کرلیا۔ خلجیوں کے بعد تغلق برسر اقتدار آئے انہوں نے بھی ورنگل پر حملے جاری رکھے۔ 1321ء عیسوی میں دلی کے سلطان غیاث الدین تغلق نے اپنے لڑکے جونا خان کو کاکتیہ سلطنت پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جونا خان اپنی مہم میں کامیاب ہورہا تھا کہ اس کے باپ سلطان غیاث الدین تغلق کے مرجانے کی غلط افواہ پھیل دی گئی۔ جس کی وجہ سے وہ فوراً دلی واپس ہوگیا۔ لیکن دوسرے ہی سال وہ ایک فوج لیکر دکن آیا۔ حملہ کیا اور کاکتیہ سلطنت پر قبضہ کرلیا۔ پرتاب ردرا کو قیدی بناکر دلی لے جایا جارہا تھا کہ راستے میں اس نے خودکشی کرلی۔ پرتاپ ردرا کاکتیہ سلطنت کا آخری حکمراں تھا۔

28.2.6 نظم و نسق

نظم و نسق پر مرتب کی گئی تصانیف میں اس بات کی نشان دہی کی گئی ہے کہ بادشاہ کو ویدوں، شاسٹروں اور سیاسیات پر عبور رکھنا چاہیئے۔ اسے اپنے عہدہ داروں کی مدد سے حکومت کرنا چاہیئے۔ اگرچہ اعلا عہدوں پر برہمن فائز تھے۔ دوسری ذات کے افراد کا بھی تقرر کیا گیا اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ لیاقت کی اساس پر تقررات کئے جاتے تھے جو وزراء باشاہ کو صلاح دیتے تھے انہیں اماتیا، پرے گڈا اور پر دھانا کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ ان کے کام کی نوعیت یکساں تھی یا مختلف واضح نہیں ہے۔ ایک عہدہ دار بہترا نیوگدھی پتی (72) محکموں بشمول محل کے انتظامیہ کی نگرانی کرتا تھا۔ کاکتیہ عہد کے کتبوں میں فوج، گھوڑے سوار فوج اور ہاتھیوں سے وابستہ کئی عہدہ داروں کا ذکر ملتا ہے۔ جیسے ڈانڈا انایکاس، اشواسا ہینس اور گجا ساہنیس (Gaja Sahinis) وغیرہ۔ باشاہ کی حفاظت پر کئی افراد مامور تھے۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU IMC LIBRARY Hyderabad-34.

سلطنت کو ناڈوس، استھالاس (Stahalas) اور گراماس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ دیہات خود مکتفی تھے اور اپنے معاملات کی خود دیکھ رکھ کرتے تھے۔ دیہات کے انتظامیہ کے لئے مختلف عہدہ دار جیسے آیا گارس ہوتے تھے۔ جس میں کرنم، ریڈی اور دیگر مختلف شعبوں کے سربراہ شامل تھے۔ بادشاہ کی راست نگرانی اور علمداری کے علاوہ بعض علاقوں پر باجگزاروں کی حکومت تھی جو بادشاہ کو باجگزاری ادا کرتے اور جنگوں میں مدد کرتے نین کارا نظام جو بڑے پیمانہ پر وجیانگر سلطنت میں مروج تھا دراصل وہ کاکتیہ سلطنت کے اسی دور میں شروع ہوا۔

28.2.7 سماجی و معاشی حالات

اس دور میں چار ذاتوں والا ذات پات کا نظام باقی رہا لیکن شاستروں میں مختلف ذاتوں کے لئے جو پیشے مقرر کئے گئے تھے۔ ان پر سختی کے ساتھ عمل نہیں کیا گیا اب شودر لوگ برسراقتدار طبقہ بن چکے ہیں۔ بارہویں اور تیرہویں صدی میں آندھرا میں ویرا شیومت کے پھیل جانے کی وجہ سے سماج میں برہمنوں کی برتری پر تنقید کی جانے لگی لیکن بادشاہوں نے کئی برہمنوں کو تعلیم کی اشاعت کے لئے کئی اگرہار عطا کئے۔ اس دور میں ویش ذات کا بھی اہم مقام تھا ان کا اہم مقام مغربی گوداوری کے ضلع میں پوگنڈہ تھا بعض ویش ذات کے افراد دوبار میں استعمال کی جانے والی اشیا فراہم کرتے تھے۔ بعض افراد کانوں کے مالک تھے اور بعض اپنا مال و اسباب لے کر مختلف مقامات کا دورہ کرتے تھے۔ ان کے تجارتی قافلے جنگلوں اور پہاڑی علاقوں سے گزرتے ان کے قافلوں کی حفاظت کے لئے ان کے اپنے حفاظتی فوجی دستے رہا کرتے تھے۔ ویش ذات کے علاوہ شودر کمیونٹی کے تیلی کیس (Telikis) اور بالنجاس بھی تجارت کرتے تھے۔ ہر طبقہ کی ایک انجمن یا گلڈ ہم کرتی جو اس کے پیشہ وار طبقات کے متعلقہ مفادات کا تحفظ کرتی تھی۔ مختلف طبقات کے اندر باہمی امداد کی خوشگوار فضا تھی۔ اس کا اظہار مختلف اصلاحوں جیسے تیلیکی ایک ہزار، بالنجاس پانچ سوئے اعداد سے خاندانوں کا پتہ چلتا ہے جو ایک اکائی کی حیثیت سے کام کیا کرتے تھے۔ انہیں مختلف سماجی مراعات حاصل تھیں۔ جن سے انکی سماجی شناخت کا پتہ چلتا تھا۔ روزمرہ استعمال ہونے والی اشیا جیسے اناج، دالیں، سبزیاں اور ادرک مسالے وغیرہ کی اندرون ملک تجارت ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ قیمتی پتھروں جست، تانبہ اور کپڑے وغیرہ کی تجارت بھی تھی۔ برسراقتدار طبقہ کی بہت سی راجدھانیوں جیسے ورنگل، نیلور اور یاترا کے مراکز پر بڑے پیمانے پر تجارتی کاروبار انجام دیئے جاتے تھے۔

کاکتیہ دور میں سمندری تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ گنپتی دیوا نے غیر ملکی تاجروں کے لے موٹو پلی کی بندرگاہ پر صیانت کا اعلامیہ جاری کیا۔ اس نے اس بندرگاہ پر وصول کی جانے والی چنگی کا تعین کیا۔ پہلے اس بندرگاہ پر اس قسم کا کوئی بھی قانون نہیں تھا۔ مقامی سردار تاجروں سے من مانی پیسہ وصول کرتے تھے اس کو بند کردیا گیا۔ برآمد اور درآمد کی جانے والی اشیاء پر ڈیوٹی مختص کردی گئی۔

کاکتیہ حکمرانوں نے زراعت کی حوصلہ افزائی کی اور خیراتی اراضیات کو قابل کاشت بنایا یہ کہا جاتا ہے کہ حکمراں پرتاب ردرا دیوا کے دور میں ضلع کرنول کے جنگل کو صاف کیا گیا انسانی رہائش کے قابل بنایا گیا اور اس علاقہ کو آباد کرنے کے لئے پہلے قیام پذیر ہونے والوں کو سہولتیں فراہم کی گئیں۔

اراضیات افراد کی بھی مملکت تھیں باقی اراضیات ریاست کی تھیں جب اراضیات یا دیہات تحفے کے طور پر مندروں یا برہمنوں کو دیئے جاتے تو انہیں ٹیکسوں سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا تھا۔ زمین کی مکمل ملکیت کا مفہوم نکشیپا، اکشینا، اگامی، سدھا، سندھیا، جالا اور پاشنا پر فرد کا حق تھا۔

آبپاشی اور پینے کے پانی کے لئے کاکتیہ حکمرانوں اور ان کے باجگزاروں نے ملک کے مختلف حصوں میں تالاب تعمیر کئے۔ تالاب کی

تعمیر کو ایک مذہبی فریضہ خیال کیا گیا۔ جس کی وجہ سے بہت سے متمول لوگوں نے تالابوں کی تعمیر کا بیڑہ اٹھایا ۔ کاکتیہ دور میں پاکھال اور بیارم کے تالاب، چوندا سمدرم نامہ سمدرم اور دریاؤں کی گزر گاہوں کو چیرتے ہوئے بہت سی نہریں بنائی گئیں اس سے کاکتیہ حکمرانوں اور ان کے باجگزار خاندانوں جیسے مالیالہ اور ریچرلہ (Rechrla) کی عوامی معاشی فلاح و بہبود کے تعلق سے دلچسپی کا پتہ چلتا ہے ۔

28.2.8 مذہب

کاکتیہ دور میں جین مت، شیومت، وشنومت اور ویرا شیومت کا بول بالا تھا۔ سلطنت کے ابتدائی حکمراں جین مت کے پیرو تھے ۔ ردرا دیوا کے زمانے سے شیومت کا غلبہ ہونے لگا ردرا دیوا، اور پرتاب ردرا شیومت کے ماننے والے تھے ۔کتبوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وشنو مت کے ماننے والے بھی موجود تھے لیکن شیومت نے برتر مقام حاصل کرلیا تھا۔ بہت سے مندروں کو ردیشورا ، گناپورا ، کاکیشوارا ، کٹیشورا وغیرہ کے مختلف ناموں سے شیوا سے منسوب کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لنگوں کو فرد کے مرحوم آباو اجداد یا بقید حیات افراد کے وصف کے طور پر مندروں میں استادہ کیا گیا۔ ان لنگوں کو ان کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس دور میں تالاب کے قریب ایک مندر کی تعمیر کو ایک نیک کام سمجھا گیا۔ افراد دیوتا کو چراغوں کا نذرانہ پیش کرتے تھے ۔ اس بات کا کئی کتبوں میں ذکر کیا گیا ہے ۔

کاکتیہ حکمرانوں جیسے گنپتی اور ردرما دیوی کو وشویشورا شمبھو نے شیوا دیکشا میں باضابطہ طور پر شامل کیا۔ شمبھو شیومت کے گولاکی مٹھ کا سربراہ تھا۔ ابتداء میں یہ فرقہ چھیڈی کے ملک میں مشہور تھا۔ لیکن اب وہ آندھرا میں پھیل گیا تھا۔ ردراما دیوی کے 1261ء عیسوی کے ملکاپورم کے کتبہ میں بیان کیا گیا ہے کہ وشوشیورا شمبھو کو دیہاتوں سے سرفراز کیا گیا تھا۔ اس نے مندارم گاؤں میں ایک شیوا کا مندر، ک خانقاہ تعمیر کی۔ اس سے اس بات کی نشان دہی ہوتی ہے کہ شیومت کے مٹھ صرف فرقہ وارانہ درس و تدریس سے تعلق نہیں رکھتے ۔ بل کہ وسیع النظری سے کام لیتے ہوئے عوامی فلاح و بہبود کے اقدامات بھی کرتے تھے ۔

کاکتیہ دور میں بارھویں صدی کے دوسرے حصے کرناٹک میں باسوا کی قیادت میں اور آندھرا میں ملک ارجنا پنڈت آرادھیا کی رہنمائی میں ویرا شیومت کو عروج حاصل ہوا ۔ اس فرقہ میں نجات حاصل کرنے کے لے شیوا کی عبادت پر زور دیا گیا پال کور کی سوم ناتھ کی تصانیف میں باسوا اور پنڈت آرادھیا کی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے ۔ شیوا دیوتا برتر ہے یا وشنو کی بحث سے اجتناب کرنے کے لئے تکنا نے ہری ہرناتھ کے مسلک کی وکالت کی۔

حکمرانوں اور عوام کے مذہبی رجحانات کے علاوہ ورتا (Vratas) کی تعمیل عام ہوتی جارہی تھی۔ کاکتیہ کے کتبوں سے لکشمی نارائن ورتا جلا ساینا ورتا وغیرہ کا پتہ چلتا ہے ہیمادری نے اپنی تصنیف چتور ورگا چنتامنی کے ایک حصہ میں علاحدہ ورتا ، کھنڈا کو شامل کیا ۔ دوسرے حصوں میں خیرات زیارت، نجات وغیرہ سے بحث کی گئی ہے ۔ ہیمادری یادو مہادیو 1260۔ 1271 عیسوی کا وزیر تھا۔ اس نے ایک نیا طرز تعمیر روشناس کرایا۔ جسے ہمد پنتی Hamad Panti کے نام سے موسوم کیا گیا۔

28.2.9 آرٹ

کاکتیہ مندر ہنمکنڈہ، پالم پیٹ، پلالامری میں واقع ہیں۔ یہ منادر ہویا سالہ منادر کی طرح ہیں اور انکی بنیاد اونچی ہے یہ مینار سیدھے بلند ہوتے ہوئے ایک جانب چھوٹے ہوجاتے ہیں پالم پیٹ کا مندر کاکتیہ آرٹ اور فن تعمیر کا بہترین نمونہ ہے ۔ یہ مندر قوسین میں تصویروں اور، رقص کرتی ہوئی لڑکیوں کی تصویروں کے لئے شہرت رکھتا ہے ۔ اگرچہ کہ رقص کرتی ہوئی لڑکیاں اتنی نکھری ہوئی

نہیں ہیں لیکن سنگ تراش نے دبلی پتلی لڑکیوں کی تصویریں بناتے ہوئے انکی انگلیوں کے اشاروں کو واضح کیا ہے ۔

28.2.10 ادب

کالتیہ حکمرانوں اور ان کے باجگزاروں نے تلگو ادب کی حوصلہ افزائی کی تکنا نے تنیا کے کام کو جاری رکھا اور مہابھارت کا تلگو میں ترجمہ کیا جاتا رہا ۔ تکنا نے 18میں سے 15حصوں کا ترجمہ کیا ۔ تکنا نیلور کے منوسی دی دوم کے دربار سے وابستہ تھا اس نے اپنی کتاب نروا چھنوترا رامائن کو منوسی دی کے نام منسوب کیا اسی زمانے میں بھاسکرارامائن اور رنگاناتھارامائن لکھی گئیں ۔

اس دور میں رزمیوں کے علاوہ دوسری کتابیں بھی لکھی گئیں ۔ تکنا کے شاگرد مارلنا نے مارکنڈ یا پرانا لکھی ۔ کیتنا Ketanaa نے دسیا کمارا چریتم، وجنیش وریم اور آندھرا بھاشا بھوشنم کتابیں لکھیں ۔ وجنیشورا نے سنسکرت میں میتاکشرا Mitakshara لکھی جو یجنا واکیا سمرتی کی تفسیر تھی ۔ وجنیشورا کلیانی کے چالوکیہ وکرمادتیہ ششم کے دربار سے وابستہ تھا ۔ وجنیشورا کی اس تصنیف کو ہندوستان کے مختلف حصوں میں قانونی امور پر ایک مستند کتاب کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ۔

بہت سی کتابیں سنسکرت میں بھی لکھیں گئیں ودیا ناتھ کی پرتاب ردرایشو بھوشنم اور جیاپانائک (Jayapa Nayaka) کی نرتارتنا ولی قابل ذکر تصانیف ہیں ۔ ودیا ناتھ پرتاب ردرا کا درباری شاعر تھا اور اس نے اپنی کتاب میں فصاحت و بلاغت سے کام لیا ہے ، جیاپانائک گنپتی دیوا کا برادر نسبتی تھا اور اس نے وزیر اور فوجی جنرل کی حیثیت سے بھی کام کیا ۔ اس کی تصنیف رقص کی موضوع پر ایک شاہکار سمجھی جاتی ہے ۔

مذہبی کتابوں میں پنڈت آرادھیا کی تصنیف سیواتت وسوارامو پالکور کی سوماناتھا کی بسوا پورانم اور پنڈت آرادھیا چرتر بہت اہم تصانیف ہیں ۔ اس کے علاوہ نمکارا گادیا ، ورشادیپا ، ستاکوشیوا کے ماننے والوں کے لیے بہت مفید کتابیں ہیں ۔ سوماناتھا نے ورتنا Vritha بحر کے بجائے دی وی پدا Dvipada کی بحر کو اپنایا تاکہ عوام آسانی سے مفہوم کو سمجھ سکیں ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1 کالتیہ سلطنت کا بانی کون تھا ؟

____

____

____

2 گنپتی دیوا کے دو اہم کارناموں کو بیان کیجیے ؟

____

____

____

3 آخری کالتیہ حکمراں کون تھا ؟

____

____

---

4 کاکتیہ سلطنت میں اہم انتظامی اکائیاں کیا تھیں ؟

---

5 آبپاشی کے اغراض کے لئے پانی کی سربراہی کے لئے کاکتیہ حکمرانوں نے کیا کیا ؟

---

6 ۔ مارانا اور کیتنا کی تصانیف کون سی تھیں ۔ بیان کیجیے ۔

28.3 ہوئی سالہ

ہوئی سالہ بھی کاکتیوں کی طرح کلیانی کے چالوکیوں کے باجگزار تھے ۔ انھوں نے بھی اپنی خود مختاری کا اعلان کیا ۔ وہ اپنے اقتدار کی بلندیوں پر تمام کرناٹک کے علاقے کے مالک تھے ۔

28.3.1 ماخذ اور ابتدائی تاریخ

کتبوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہوئی سالہ چک مگلور کے ضلع میں واقع سو سے ور Sosevur (قدیم ساسا کا پورا) سے تعلق رکھتے تھے ۔ ان کا سلسلۂ نسب یادو سے ملتا ہے ۔ اس خاندان کے سب سے قدیم فرد سالا نے ایک دیوی کی عبادت کرتے وقت ایک شیر کو مارا تھا ۔ اس واقعہ کے بعد اس خاندان کو ہوئی سالہ (یا) پوئی سالہ کے نام سے موسوم کیا گیا ۔ اس حکایت کے سوا سالا کی حکومت کا کوئی اور ثبوت موجود نہیں ہے غالباً سالا ایک مقامی سردار تھا ۔ اس کے جانشین جیسے نری پاکما ۔ (Nari Pakama) ونایا ونیتا اری یانگا اور بلالہ اول نے پڑوسی سرداروں کو فتح کر کے اپنے علاقوں کو مستحکم کرنے کی کوشش کی ۔ ان میں ونایا دتیا نے 1047 عیسوی سے پچاس برس تک حکومت کی ۔ اس نے اپنے آقاؤں سومیشور اول اور بعد میں سومیشورا دوم کی مدد کی اسے سومیشورا دوم کی شکست کے بعد وکرما دتیا ششم کی ماتحتی کو قبول کرنا پڑا ۔ اس کے بیٹے اری یانگا نے دھارا کے قلعہ پر حملہ کیا اور چکرا کوٹم پر قبضہ کرلیا ۔ اس اقدام پر اس کے آقا وکرما دتیا نے گہری تشویش کا اظہار کیا ۔ نتیجہ کے طور پر پاراما جگادیوا نے دوارا سمدرا پر حملہ کردیا لیکن اری یانگا کے لڑکوں بلالہ اور وشنو وردھن نے اس حملہ کا

مقابلہ کامیابی کے ساتھ کیا اری یانگا کا دور مختصر تھا۔ اس کے بعد اسکا بیٹا بلالہ اول جانشین ہوا۔ اس کے بعد اسکا بھائی وشنوردھن جانشین ہوا۔

28.3.1 وشنووردھن

وشنووردھن نے ہوئی سالہ کی شان و شوکت میں اضافہ کیا اس نے چولاؤں کے علاقہ گنگاوادی کو فتح کیا۔ اس نے نالا کا دو گھنڈا یعنی تالا کاڈو پر قبضہ کرنے والے کے نام سے سکے جاری کئے۔ دراصل تالا کاڈو گنگا وادی کا مستقر تھا۔ اس کے بعد اس نے چولاؤں کے دوسرے علاقوں کو فتح کیا اسکا کانچی کے فاتح کی حیثیت سے ذکر کیا گیا۔ اس کے کتبے ٹامل ناڈو کے بعض حصوں میں پائے جاتے ہیں ان تمام فتوحات کے باوجود وشنووردھن خود کو وکرما دتیا ششم کا باجگزار بتلاتا ہے۔ اس کے کچھ عرصے کے بعد اس نے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔

28.3.2 نرسمہا اول دوم اور سوم

وشنووردھن کے بعد نرسمہا اول جانشین ہوا۔ اس کے بعد اسکا بیٹا بلالہ دوم 1173۔1220 عیسوی جانشین ہوا اس حکمراں نے اپنے پڑوسیوں کی قیمت پر اپنی سلطنت میں توسیع کی اور سراتور کے مقام پر دیوگری کے یاداؤں سے مقصادم ہوا اور بھلاما کو شکست دی۔ اس وقت ان دو حکومتوں میں چالوکیہ کے علاقوں کے حصول کے لئے لڑائی ہورہی تھی۔ اس دور میں ہوئی سالہ حکمرانوں نے کئی کتبے نصب کئے اور اس علاقے میں اپنے اقتدار کے استحکام کا تذکرہ کیا یہ ممکن تھا کیونکہ چولا حکمراں راجہ سوم کے اقتدار کو پانڈیا حکمرانوں نے محدود کردیا تھا۔ اور راجہ راجہ مشکلات کا سامنا کررہا تھا ایسا لگتا ہے کہ بلالہ دوم نے چولا حکمراں کی مدد کرتے ہوئے جنوب کی سیاست میں مداخلت کی۔ ان مہمات میں اس نے اپنے بیٹے نرسمہا دوم اور پوتے سومیشورا کی مدد بھی حاصل کی۔ نرسمہا نے آزادی کے ساتھ حکومت کی اور اس کے بعد سومیشورا 1233۔1267 عیسوی میں جانشین ہوا۔ سومیشورا نے چولاؤں کے تعلق سے اپنی پالیسی میں تبدیلی پیدا کی اور پانڈیوں کی حمایت کی۔ کیوں کہ چولا حکمراں راجہ راجہ سوم نے چولا اقتدار کو دوسروں پر غالب کرنے کی کوشش کی۔ لیکن 1251ء میں جتاورمن سندرا پانڈیا کی تخت نشینی کے بعد جنوب کے راجاؤں میں خطرہ کا احساس پیدا ہوگیا۔ ہوئی سالہ اور چولا حکمراں ایک دوسرے کے قریب آگئے۔ سومیشورا کے آخری ایام میں سلطنت کو اس کے دو بیٹوں نرسمہا سوم اور راماناتھا کے درمیان تقسیم کردیا گیا۔ نرسمہا سوم 1254۔1292 عیسوی کو کرناٹک کا علاقہ حاصل ہوا۔ اس کے بھائی کو ٹامل ناڈو کے علاقے حاصل ہوئے۔ پانڈیاؤں نے 1280ء تک چولا سلطنت کا الحاق کرلیا اس سے ہوئی سالہ کو خطرہ لاحق ہوگیا لیکن سلطنت کی تقسیم سے خراب نتائج پیدا ہونے لگے اس کو ختم کرنے کے لئے نرسما سوم کے بیٹے بلالہ سوم 1292۔1342 عیسوی نے سلطنت کے اتحاد کو بحال کردیا۔

28.3.4 بلالہ سوم

بلالہ سوم ہوئی سالہ خاندان کا آخری عظیم حکمراں تھا اسے دیوگری کے یاداوا، مدورا کے پانڈیا اور بعد میں جنوب پر مسلمانوں کے حملوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اس نے جنوب میں مسلمانوں کی پیش رفت کے خلاف کامیابی کے ساتھ مزاحمت کی۔ جنوب کے حکمرانوں کی آپسی لڑائیوں کی وجہ سے مسلم سلطنت کے قیام کا راستہ ہموار ہوا۔ جنوب کے حکمرانوں نے پیش آنے والے خطرہ کو محسوس نہیں کیا ملک کافور

نے ہوئی سالہ سلطنت پر 1310 عیسوی میں حملہ کیا اس وقت بلالہ اپنی راجدھانی سے دور تھا۔ اگرچہ وہ جنوب سے فوراً واپس ہوا۔ اس نے جنگ کو فضول سمجھا اسے مسلمانوں کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا پڑا۔ 1318ء تک خلجیوں نے دیوگری سلطنت پر قبضہ کرلیا۔ کاکتیہ اور ہوئی سالہ سلطنتوں پر زیادہ دباؤ ڈالا مسلمانوں نے 1323ء میں کاکتیہ سلطنت پر قبضہ کرلیا۔ تغلق سلطنت کی فوج نے 1326ء میں ایک مسلم باغی گورنر کا تعاقب کرتے ہوئے کاپیلا اور ہوئی سالہ سلطنتوں پر حملہ کیا بلالہ نے باغی کو سلطان کے حوالے کردیا اور اپنے علاقوں کو بچالیا۔ بلالہ سوم کی کوششوں کے باوجود مسلمانوں نے مدورا میں 1335ء میں اپنے اقتدار کو قائم کردیا۔ اور 1368ء تک حکومت کی بعد میں وجیانگر کے حکمرانوں نے 1336ء میں اپنی سلطنت کو قائم کرنے کے بعد اس پر قبضہ کرلیا۔

بلالہ سوم اور وجیانگر حکمرانوں کے تعلقات کی مختلف انداز میں ترجمانی کی گئی ہے۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ ہوئی سالہ اور سنگما نے متحدہ طور پر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی۔ دوسرے مورخین کا خیال ہے کہ ایسا کوئی معاہدہ دونوں کے درمیان موجود نہیں تھا۔ آخر کار بلالہ سوم 1342ء میں کپم (Koppam) کی جنگ میں مارا گیا۔ اس کی موت کے ساتھ ہی ہوئی سالہ دور بھی عملی طور پر ختم ہوجاتا ہے۔

28.3.5 سماجی حالات

ہوئی سالہ حکمرانوں نے خود کو ورناسرم دھرما کا محافظ تصور کیا۔ روایتی چار ذاتوں والا نظام کئی ذیلی ذاتوں کے ساتھ باقی رہا۔ حکمراں سماج کے مروجہ رسم و رواج کا احترام کیا کرتے تھے۔ اس خاندان کے ایک حکمراں نے ذاتوں کی آمیزش کی روک تھام کی۔ اس دور میں تاجروں نے اہم رول ادا کیا ان کے علاوہ دوسرے تجارتی اور کاریگروں کے طبقات جیسے ویرا بالخصوص، سنار، نجار، مستری نے بھی اہمیت حاصل کی۔ راجہ اپنی حفاظت کے لئے محافظین (Garudas) کا تقرر کرتے تھے۔ یہ دفتر کاکتیہ دور کے لنکا (Lenka) سے مشابہت رکھتا تھا۔

خواتین کی سماج میں عزت تھی۔ اعلا طبقات کی خواتین فنون لطیفہ میں دسترس رکھتی تھیں بعض خواتین نے حکومت بھی کی ہے۔ وشنو وردھن کی رانی سانتالا دیوی موسیقی اور رقص میں مہارت رکھتی تھی۔ ویرا شیومت نے بھی خواتین کو بہتر مقام دیا۔

چاول اور باجرہ عوام کی غذا تھی۔ کیلے، آم، پھلی، دودھ اور اس سے بنی ہوئی چیزوں کا اکثر استعمال کیا جاتا تھا۔

28.3.6 معیشت

کاکتیاؤں کی طرح ہوئی سالہ حکمرانوں نے بھی اراضیات صاف کروائیں اور قیام پذیر ہونے والوں کو سہولتیں فراہم کیں۔ زمینات کی آبپاشی کے لئے تالاب اور نہریں بنوائیں گئیں۔ آبپاشی کے معاملات کی ترمیم اور تعمیر کی ذمہ داری دیہات کی اسمبلی کے سپرد تھی۔

کتبوں کے ذریعہ سے سونے، چاندی، تانبے، پیتل، لوہے، لکڑی کے کام، پارچہ بافی وغیرہ کی صنعتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اناج، کپڑا، مویشی، تیل وغیرہ کی خرید و فروخت کی منڈیاں تھیں گھوڑوں اور ہاتھیوں کی درآمد کی جاتی تھی۔ ریشم، چھالیہ وغیرہ کو برآمد کیا جاتا تھا۔ ایک تاجر مالوہ تلنگا چولا اور پانڈیا حکمرانوں کی ضرورت کی اشیا فراہم کرتا تھا۔ اس سے اس دور کی تجارتی سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے۔

28.3.7 مذہب

ہوئی سالہ دور میں جین مت، شیومت اور وشنومت موجود تھے ہوئی سالہ کا وطن سوسے ور (Susevar) جین مت کا مرکز تھا

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU
IMC LIBRARY
Hyderabad-34.

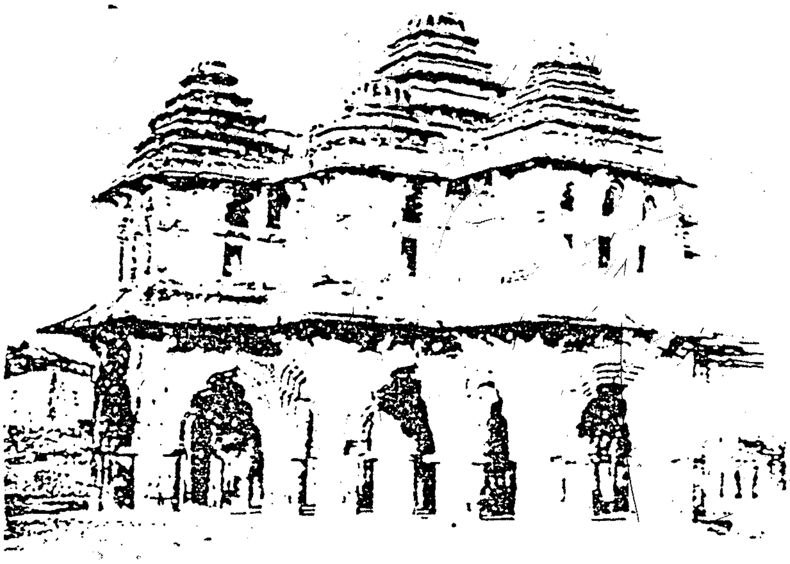

ہمپی (وجے نگر) کنول محل (ابتدائی سولہویں صدی)

سلطنت میں جین مت کا راہب سوداتا (Sudatta) بھی تھا۔ جین مت کے مبلغین نے ابتدائی حکمرانوں کی رہنمائی کی۔ اگرچہ رامانجا کے زیر اثر وشنو وردھن وشنو مت کا پیرو بن گیا لیکن اس نے جین مت کی سرپرستی جاری رکھی۔ اسکی بیوی، سنتالا دیوی (Santala Devi) جین مت کی پیرو تھی۔ وشنو وردھن کے جانشین اور اس کے درباری جین مت کے مبلغین کے عقیدت مند تھے۔ اسی لئے انہوں نے راجدھانی دوارا سمدرا میں جین مت کے منادر تعمیر کئے۔

ہوئی سالہ حکمرانوں نے دوسرے مذاہب کی بھی سرپرستی کی۔ بعض حکمرانوں کو شیومت کے عقیدہ کا محافظ اور بعض کو وشنومت کا علمبردار کہا گیا۔ اس سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ انہوں نے تمام مذاہب کا احترام کیا اور سب کی حوصلہ افزائی کی۔ اس دور میں شیومت کا ویراشیوا فرقہ بھی کرناٹک میں بہت مشہور تھا۔

28.3.8 آرٹ

ہوئی سالہ حکمراں سابق میں کلیانی کے چالوکیہ حکمرانوں کے ماتحت تھے۔ انہوں نے اپنے آقاؤں کے آرٹ اور فن تعمیر کو اپنایا لیکن کچھ منفرد خصوصیات کا بھی اضافہ کیا۔ انہوں نے کرناٹک کے علاقہ میں کم و بیش اسی (80) منادر تعمیر کئے۔ بیلور، ہیلی بڈ اور سوماناتھاپور کے مندر مشہور ہیں۔

اس دور کے مندروں کی ساخت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ مورتی رکھا جانے والا مقام باب الداخلہ سے جڑا ہوا ہوتا اور داخلہ کو ایک ستون والے ہال سے جوڑا جاتا۔ مندر کے پتھروں کی دیوار ستارہ کی شکل کی ہوتی۔ مندر ایک پلاٹ فارم پر بنایا جاتا جو گول راستے کا کام انجام دیتا تھا۔ اس کے نیچے پتھروں پر ہاتھیوں، یا گھوڑوں یا پھولوں کے مختلف نمونے ہوتے۔

28.3.9 ادب

ہوئی سالہ دور میں سنسکرت اور کنڑی میں مختلف کتابیں تحریر کی گئیں۔ اس کے علاوہ قدیم کتابوں کا بھی مطالعہ کیا گیا اس دور میں رامانجا اور مادھوا نے وشت ادویتا اور دویتا کے مدارس قائم کئے۔ چونکہ دونوں عالموں کا رابطہ کرناٹک سے تھا۔ اسی لئے مورخین نے ان کی تعلیمات کا بھی مطالعہ کیا۔ رامانجا نے برہما سوترا اور بھگوت گیتا پر سنسکرت میں تفسیریں لکھیں۔ مادھوا نے رگ بھاشیا لکھی۔ اور برہما سوتر پر تفسیر لکھی۔ ان کتابوں کے بعد بہت سی کتابیں منظر عام پر آئیں۔

اس دور میں وحدت الوجود (ادویتا) مکتب فکر پر کام کیا گیا۔ سیکولر یا غیر مذہبی ادب میں ودیا چکرورتی کی گدیا کرنا مترا کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ اس کا پوتا رکمنی کلیانہ کتاب کا مصنف اور النکارا سروسا کاویا پرکاشا کا مفسر بھی تھا۔

کنڑی کی تصانیف میں ہری ہرادیو کی گریجا کلیانہ بہت اہم کتاب تھی۔ اس نے یہ کتاب کالی داس کی تصنیف کمارا سمبھوا کے انداز میں لکھی تھی۔ اس مصنف نے اپنی سو تصانیف جے راگالے (Ragale) میں شیوا اور ویراشیوا کے رشیوں کی زندگی کا حال بیان کیا۔ ردرا بھٹ کی کتاب جگناتھ وجئے میں بھگوان کرشن کی زندگی کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ نیمی چندر نے جین مت کے بارے میں نیمی ناتھا پرانا کتاب لکھی۔ مندرجہ بالا کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ مصنفین نے وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے

کنڑی زبان میں تبدیلیاں بھی لائیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

7 ہوئی سالہ ________________ کے باجگزار تھے ؟

8 ملک کافور نے کس سن میں ہوئی سالہ سلطنت پر قبضہ کیا؟

____

____

____

9 کنڑی میں گرجا کلیانہ کس نے لکھی ؟

____

____

28.4 خلاصہ

1۔ کاکتیاؤں نے تیرھویں صدی سے چودھویں صدی تک آندھرا پردیش پر حکومت کی۔ گنپتی دیوا، ردرا مادیوی اور پرتاب ردرا کاکتیہ کے نامور حکمراں تھے۔

2۔ کاکتیہ حکمرانوں نے آرٹ اور فن تعمیر کی سرپرستی کی۔ ہنمکندہ پالم پیٹ اور پلاالامری کے منادر ان کے فن تعمیر کے بہترین نمونے ہیں۔

3۔ ہوئی سالہ حکمراں کاکتیہ حکمرانوں کے ہمعصر تھے۔ انھوں نے کرناٹک کے علاقے میں حکومت کی۔ ان میں سب سے زیادہ عظیم حکمراں ویرا بلالہ سوم تھا۔

4۔ ہوئی سالہ حکمراں بھی آرٹ اور ادب کے زبردست سرپرست تھے۔ انھوں نے چالوکیہ طرز تعمیر کو جاری رکھا۔ اس دور کے بہترین منادر بیلور، ہیل بڈ اور سوماناتھا پور میں پائے جاتے ہیں۔

28.5 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1 بیٹا

2 (الف) اس نے بجواڑہ کے قریب دی وی (Divi) جزیرہ اور بجواڑہ کو فتح کیا۔

(ب) اس نے نیلور کی تخت نشینی کی لڑائی میں مداخلت کی اور چھوڈا تکا کو نیلور کا حکمراں بنایا۔

3 پرتاب ردرا

4 ناڈو، استعمالم، اور گرایا

5 مارانانے مارکنڈیا پرانا لکھی

6 کالتیہ حکمرانوں نے آبپاشی کے لئے تالاب اور نہریں بنوائیں ۔

7 چالوکیہ

8 ۔ 1310ء

9 ہری ہرا دیوا

28.6 نمونہ امتحانی سوالات

I مندرجہ ذیل کے ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے ۔

1 کالتیہ حکمرانوں کے سیاسی کارناموں کا جائزہ لیجیے ۔

2 کالتیہ دور کے سماجی و معاشی حالات کا خاکہ کھینچیے ۔

3 کالتیہ حکمرانوں کے ثقافتی کارناموں کو بیان کیجیے ۔

4 ہوئی سالہ حکمرانوں کے سیاسی کارناموں کو بیان کیجیے ۔

5 ہوئی سالہ دور حکومت میں کیا کیا ثقافتی تبدیلیاں ہوئیں ۔

II مندرجہ ذیل کے ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں دیجیے ۔

1 کالتیہ حکمرانوں کے نظم و نسق کو بیان کیجیے ۔

2 کالتیہ دور کی ادبی ترقی کا خاکہ کھینچیے ۔

3 ہوئی سالہ دور کے سماجی و معاشی حالات پر روشنی ڈالیے ۔

4 ہوئی سالہ دور میں آرٹ کس طرح فروغ پایا۔

5 ہوئی سالہ دور میں ادب کو کس طرح فروغ حاصل ہوا ۔ بیان کیجیے ۔

28.7 سفارش کردہ کتابیں

1. Iswari Prasad : History of Medieval India from 647 to 1526 A.D.
2. Majumdar, R.C., Raja Chander, H.C. and Datta, K. : An Advanced History of India
3. Nilakanta Sastri, K.A: A History of South India
4. Nilakanta Sastri, K.A. : History of India Part II
5. Parabrahma S. astry, P.V. The Kakatiyas of Warangal

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE • MANUU • Hyderabad-36 • IMC LIBRARY

6. Quraishi, I.H. : The Administration of the Sultanate of Delhi

7. Satish Chandra : Medieval India (NCERT Publication)

8. Stanely Lane Poole : Medieval India

9. Tarachand : Influence of Islam on Indian Culture

10. Tripathi, A.S. : Some Aspects of Muslim Rule in India

11. Yazdani .G. (ed) : The Early History of the Deccan, Vol. II

مصنف : سی۔ سوماسندر راؤ مترجم : موسیٰ میاں

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU
Accn No. BA-003
Date 03.08.2015
HYDERABAD